بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۶ ظہور ۱۳۴۵ ھش ۸ جمادی الاول ۱۳۸۶ ھ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۹۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان اِس کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا

صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والوں کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ سے بہرہ ور کیا جاتا ہے

"ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک اور شبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے اس لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سنکر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے۔ اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا۔ اس میں سنتِ صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سنکر معرفتِ تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے۔ اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے لیکن متعصب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے ایسا نہیں کرتا اور وہ ان امور کو جو حق کے پہچاننے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں تحقیر اور توہین کی نظر سے دیکھتا ہے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں اس کو اڑا دیتا ہے اور وہ امور جو ہنوز اس پر مشتبہ ہیں ان کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا کرتے رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۱ و صفحہ ۲۰۲)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۵ اگست (بوقت ۸ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کی طبیعت کل نسبتاً اچھی رہی۔ بگر رات سے پھر بے چینی اور گھبراہٹ کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

— حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی عبد الکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم کو ۳۰-۴-۶۸ تک کے لئے امیر جماعت ہائے ضلع جہلم منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس مورخہ ۲۸ اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں علمائے سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پر تقاریر فرمائیں گے۔ باہر کے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ خود بھی تشریف فرما ہوں گے انشاء اللہ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

گجرات میں سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کا تقرر

مکرم شیخ فیض احمد صاحب فیض مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات کو سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن گجرات مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی الحال موصی صاحبان کے صدر کے انتخابات ملتوی کر دیئے جاویں۔ اس بارہ میں قواعد مرتب کرنے کے بعد اطلاع دی جاویگی اور انتخابات اس کے بعد ہوں گے جن انتخابات کی رپورٹ بھجوائی جا چکی ہے۔ ان کی منظوری نہیں دی جا رہی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء

اسلام کا سب سے بڑا دشمن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۷۸ سال پہلے مسلمان اہل علم حضرات اور درد رکھنے والے مسلمانوں کو انتباہ کیا تھا کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن موجودہ عیسائیت ہے اور عیسائیت نے باوجود ایک باطل مذہب ہونے کے ایسے طریق اختیار کئے ہوتے ہیں۔ جو بھولے بھالے انسانوں کے دل مسخر کر لیتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی منجنیقیں تیار کر رہی ہے۔ اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک راہ زنی کے موقعہ اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں۔ اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا یہاں تک کہ ناٹکس کے تماشوں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ھادی پاک اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں اور سوانگ نکالے جاتے ہیں اور ایسی افترائی تہمتیں تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں جن میں اسلام اور نبی پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرامزدگی خرچ کی گئی ہے۔

اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے" (فتح اسلام ص۵-۶)

حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کا وہ عظیم فتنہ جس کی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور قرآن کریم میں بالوضاحت خبر دی گئی ہے موجودہ عیسائیت ہی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی فتنہ کے استیصال کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ اگرچہ مسلمان اہل علم حضرات بھی شروع ہی سے عیسائیت کے بطلان کو اور اس کے خطرناک نزدیک کو محسوس کرتے رہے ہیں۔ لیکن آج پاکستان بننے کے بعد اس فتنہ نے جو پر پرزے نکالے ہیں۔ ہمارے اہل علم حضرات بھی چوکنے ہو گئے ہیں اور اس کے باوجود یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ اہل علم حضرات اس فتنہ کا استیصال تو چاہتے ہیں مگر وہ محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو سامان اس کے استیصال کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ اس کی راہ میں روڑے اٹکانے کو ہی اپنا بڑا کارنامہ خیال کرتے ہیں۔ بہر حال ذیل میں ہم مولوی محی الدین صاحب احمد قصوری کے ایک مقالہ کا اقتباس ہفت روزہ الاعتصام سے درج کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

اسلام کا سب سے بڑا دشمن

سن لو اور خوب سُن لو کہ اس وقت اسلام کا سب سے بڑا دشمن عیسائی مشنری نظام ہے جو اگر ایک طرف مختلف حیلوں سے مسلمان پبلک کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اور یہ خطرہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ پوری طرح سے ہمارے نظام حکومت کو بھی بیخ و بن سے اکھاڑنے کے درپے ہے۔ میں کہتا ہوں اور خدا کی آواز بن کر کہتا ہوں کہ حکومت پاکستان اس خطرہ پر اپنی چھپی ہوئی مصلحتوں کی بناء پر خاموش ہے۔ تو ایک نہ ایک دن اسے اپنی چشم پوشی کا خود ہی ماتم کرنا ہوگا۔ مگر ہم حکومت کو اس کے فرض کی نشاندہی کرنے کے بعد اپنے فرائض کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو جاتے۔ سوال یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

مشن کے دو عظیم المرتبت حملے

غور کرو کہ مشن کا سب سے بڑا حربہ اس وقت یہ ہے کہ وہ ہمارے نظام تعلیم پر پوری طرح چھا چکا ہے۔ دوسرا حربہ ان کے مرد و عورت مشنریوں (داعیان و مبلغین) کا وہ ٹڈی دل ہے جو ہمارے گلی کوچوں ہی میں نہیں بلکہ ہمارے گھروں کے اندر تک داخل ہو چکا ہے فجاسوا خلال الدیار و کان وعد اللہ مفعولا کی منزل سامنے ہے۔

ان کا حسن اخلاق اور شیریں کلامی وہ کام کر رہے ہیں جو کسی فاتح کی تیغ آبدار بھی نہیں کر سکتی۔ میں نے ان کے ایک ہوم میں دس دن کے بچے سے لے کر پانچ سال کے بچہ کو دیکھا ہے۔ ہمارے عام گھروں میں عام مائیں بھی اپنے جنے ہوئے بچوں کی اس خوبی اور سلیقہ شعاری سے پرورش نہیں کرتیں۔ جتنی ان کے ہوم میں مشنری لڑکیاں کر رہی ہیں جو مشن میں داخلہ ہونے کے اول روز سے اسی کام کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ اور جن کی تعداد سینکڑوں سے گزر کر اب ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔

انہی ہوم میں مختلف قسم کے لوگ ہیں جنہیں قدرت نے مفلوج یا بے کار کر دیا ہے۔ ان کی خوراک لباس وغیرہ کا بھی اسی طرح انتظام ہے جس طرح ان لوگوں کا جو تھوڑا بہت کام کر سکتے ہیں۔ ان میں کوڑھی بھی ہیں جن کو دیکھ کر بھی آدمی کو گھن آتی ہے۔ ان کا علاج بھی ہو رہا ہے اور اس کا صلہ کیا طلب کیا جاتا ہے؟ صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح ابن اللہ تھے۔ جنہوں نے باپ کی مرضی سے بنی نوع انسان کو گناہوں کی نجاست سے پاک و صاف کرنے کے لئے اپنی جان سولی پر دے دی

ان کے ہسپتال

وبضدّھا تتبین الاشیاء۔ آپ کے سامنے سرکاری ہسپتال موجود ہیں۔ ان میں مریضوں کی جو درگت بنتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ لکھنا لاحاصل ہے۔ اکثر لوگوں کو سرکاری ہسپتال میں جانے کا یا داخل ہونے کا موقعہ ملا ہوگا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے ایک مشن ہسپتال میں چلے جائیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ؎

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اور اس تمام خدمت کا ثمرہ صرف یہ طلب کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح کی الوہیت مان لی جائے۔

ہمارے سکول اور کالج

لاہور میں جتنے انگلش سکول ہیں۔ ان میں کسی ایک کو دیکھ جایئے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے بھائی چار چار گنا فیس دے کر اپنی اولاد کو اسلام سے اسلامی شریعت اور معاشرت سے کس قدر دور لے جا رہے ہیں ؎

سادگی مسلم کی دیکھ اور دل کی عیاری بھی دیکھ

میں دلی رنج اور قلق سے اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اپنے خاندان میں بعض نوجوان ہیں جو بی اے اور ایم اے ہیں۔ مگر اردو کی ایک سطر نہ لکھ سکتے ہیں نہ پڑھنی گوارا کرتے۔ قرآن اور دین کا تو وہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں سپاسنامہ

وعدے ستائیس لاکھ سے تجاوز کر گئے۔ ساڑھے چار لاکھ روپے سے زائد وصولی ہو گئی۔ الحمد للہ

مؤرخہ ۱۶ راگست کو دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فاؤنڈیشن نے جو ایڈریس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کیا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اس تقریب پر مؤرخہ ۱۵ راگست کو ایک بکرا اور ۱۷ راگست کو دو بکرے بطور صدقہ دئے گئے تھے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

سیدنا۔ ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن حضور کا شکر گزار ہے کہ ادارہ کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے فاؤنڈیشن کے دفتر کی عمارت کی بنیاد رکھنے کے لئے شدید مصروفیات کے باوجود حضور تشریف لائے ہیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کا اعلان اگرچہ جلسہ سالانہ پر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مخدوم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا تھا لیکن شوریٰ تک ادارہ کی رجسٹریشن اور ٹیکس سے رعائت حاصل کرنے کی کارروائی اور دیگر ابتدائی امور وغیرہ انجام دئے جاتے رہے۔

شوریٰ پر حضور کی تقریر اور گرانقدر عطیہ کے بعد سے باقاعدہ وعدہ جات حاصل کرنے اور وصولی کی مہم شروع ہوئی اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے فرد وار تفصیلی وعدے لینے ضروری سمجھے گئے۔ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں میں محترم کرنل عطاء اللہ صاحب وائس چیئرمین اور خاکسار نے دَورے کئے۔ مقامی جماعتوں میں متعدد بزرگوں دوستوں۔ امراء۔ مربی صاحبان سے تعاون حاصل کیا گیا۔ مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن مقرر کئے گئے جنہوں نے بڑی محنت اور دلی شوق سے وعدوں کی مہم اور وصولی میں امداد دی۔ مرکزی اخبارات و رسائل نے بالعموم اور الفضل نے بالخصوص تحریک کی اشاعت میں گرمجوشی سے تعاون کیا۔ حضور کی تقریر اور ارشادات کے علاوہ متعدد بزرگوں اور دوستوں اور ادارہ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر مؤثر اور مفید چھوٹے بڑے مضامین اور نوٹ لکھے جن میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی افادیت اور اہمیّت کو واضح کیا گیا۔ مجموعی طور پر الفضل اور دیگر رسالہ جات میں اس وقت تک ۱۲۵ مضامین اور مختصر نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔

مرکز میں عارضی دفتر قائم کیا گیا۔ تا حضور کی منشاء کے مطابق باقاعدگی سے کام شروع کیا جا سکے اور وعدے حاصل کرنے اور وصولی کی مہم کو باقاعدگی اور کامیابی کے ساتھ چلایا جا سکے۔ خدا کے فضل سے کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور فاؤنڈیشن کے مقاصد تقاضا کرتے ہیں کہ ان کو باقاعدگی سے انجام دینے کے لئے فاؤنڈیشن کا اپنا مستقل دفتر ہو الحمد للہ کہ حضور کی توجہ سے فاؤنڈیشن کی یہ ضرورت بھی اب پوری ہو رہی ہے۔

وعدے اجمالی اور تفصیلی ستائیس لاکھ روپے سے تجاوز کر چکے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ وصولی بھی ساڑھے چار لاکھ روپے سے زائد ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تیس جون تک کے حسابات باقاعدہ طور پر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے پڑتال کروائے جا چکے ہیں اور بروقت حکومت کو اطلاع بھی بھجوائی جا چکی ہے۔ فاؤنڈیشن کے مدِ نظر ہے کہ جمع شدہ رقم کو عام تجارتی کاروبار سے احتراز کرتے ہوئے محفوظ اور نفع مند کاموں میں لگایا جائے۔

ادارہ نے اِس بات کو محسوس کیا ہے کہ براہِ راست رابطہ کے ذریعہ جماعتوں اور احباب سے زیادہ سے زیادہ وعدے اور وصولی ہوئی ہے۔ اس طریق کار کو جہاں حضور نے اختیار کرنے کی تلقین فرمائی وہاں محترم چیئرمین صاحب اور محترم وائس چیئرمین صاحب نے بھی خاص اہمیّت دیتے ہوئے اِس پر کاربند رہنے کی تاکیدی ہدایت کی۔ چنانچہ کوشش کی گئی ہے کہ بے کار اصطلاحی باتوں میں ادارہ نہ اُلجھے تاکہ تمام متعلقہ امور بلا تاخیر انجام پا سکیں۔

ادارہ شکر گزار ہے کہ حضور نے اپنی خصوصی توجہ اور راہنمائی سے ادارہ کو نوازتے رہے۔

ادارہ کو یقین ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت اُس محبت اور عقیدت کے پیشِ نظر جو اُسے حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ سے ہے پورے انشراح اور دلی بشاشت سے وعدے پیش کرے گی، اور خدا کے فضل سے یقینِ کامل ہے کہ وصولی بھی پچیس لاکھ روپے سے کہیں زیادہ ہو گی۔ اور جن پاک اغراض و مقاصد کے لئے اس ادارے کو جاری کیا گیا ہے اُن کو انجام دینے کی کارروائی جلد سے جلد شروع کی جائے گی انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

بالآخر مرکزی اداروں اور ذیلی تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے فاؤنڈیشن کے کام میں مخلصانہ تعاون کیا، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اِس مختصر سی عرضداشت کے بعد

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

(مکرم عبد المنان صاحب ناہید)

نوٹ:۔ یہ نظم دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اک یادگار ایسی بناؤں تری جسے　　دیکھے جو کوئی آنکھ تو بس دیکھتی رہے
وہ یادگار ہو ترے "احساں" کی یادگار　　میرے دلِ حزیں کے "تشکر" کا شاہکار
ہو اُس میں تیرا "حسنِ" جہانتاب جلوہ گر　　ڈالوں میں اُس میں اپنی وفا کو سمیٹ کر
ہو اُسکی رفعتوں میں ترا "عزم" آشکار　　وُسعت میں ہو زمیں کے کناروں سے ہمکنار
اپنی زبانِ حال سے کرتی رہے بیاں　　ترے "شکوہ و عظمت و دولت" کی داستاں
دُنیا میں اب نہ کوئی "اسیرِ قفس" رہے　　جو تُو نہیں تو تیرا "مسیحی نفس" رہے
اُس یادگارِ "رحمتِ" پروردگار کو　　وہ جذبِ شوق دو کہ جنوں میں شمار ہو
دیکھے کوئی جو آ کے اُسے دِل مچل پڑے
اُس کی نظر سے میری محبت اُبل پڑے

حضور کی خدمت میں ادارہ کی طرف سے درخواست ہے کہ اپنی ہدایات اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کی عمارت کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھیں اور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو عظمتِ اسلام اور عظمتِ قرآن کے اظہار اور استحکامِ احمدیت اور نوعِ انسان کی بہبودی کے لئے اعلیٰ اور بابرکت اور ثمر آور جدّوجہد کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور یہ جدوجہد حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے درجات کی بلندی کا باعث اور ہم سب کے لئے ثواب کا موجب ہو۔ آمین۔

خاکسار
شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اس سے بڑا کام جو عیسائی مشنری نظام کر رہا ہے اور جس کی طرف ہمارے علماء و زعماء بلکہ اربابِ حکومت نے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہے اور آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے وہ مشنری نظام کا وہ کام ہے جو وہ خدمتِ خلق کی بہتری کے رُوپ میں کر رہے ہیں۔ یعنی غریب اور اچھوت قوموں کو تعلیم و تربیت دے کر انہیں ذلّت و نکبت کے عمیق ترین گڑھے سے نکال کر تربیت و تہذیب اور جدید ترین کلچر سے آراستہ کر کے انسانیت کے اس معزّز مقام پر لا کھڑا کرنا ہے جس پر تمام مہذّب اقوامِ عالم فائز ہیں۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۸/۶۶ ۱۹ صفحہ ۳۲-۳۱ / ۸-۷)

ہم اس طویل اقتباس کے لئے قارئین سے معذرت چاہتے ہیں تاہم یہ ضروری تھا کہ ایک دردمند مسلمان کی چیخ و پکار سے قارئین واقف ہو جائیں اور معلوم ہو جائے کہ جس خطرہ سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پون صدی پہلے نہایت زور کے ساتھ اہلِ علم حضرات کو متنبہ کیا تھا۔ ان لوگوں نے شُنی اَن شُنی کر کے اب نوبت کہاں سے کہاں تک پہنچا دی ہے۔

(باقی)

ارشادات حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

(۱) "اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنّت دے گا"۔ اے مومنو!! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصّہ بھی تحریکِ جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنّت مانگو۔

(۲) دُنیا میں آج خدا تعالےٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر مُلک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریکِ جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو گے"۔

(۳) "سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپؐ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کے دعوے دارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریکِ جدید میں حصہ لے کر اپنی محبّت کا ثبوت نہ دو گے"۔

(الفضل خطبہ جمعہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ ۷/اپریل ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اطلاع

تبلیغی ضرورت کے لئے کتاب براہینِ احمدیہ کے لئے اعلان کیا گیا تھا مکرم رحمت اللہ صاحب پنشنر آف کراچی نے یہ کتاب بھجوا دی ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

لہٰذا اب کوئی اور دوست بھجوانے کی کوشش نہ فرماویں۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

چندہ شرطِ اوّل اور اعلانِ وصیّت

(مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ہر نئی وصیت کے ساتھ یہ دو ابتدائی چندے (شرطِ اوّل اور اعلانِ وصیّت) لازماً لئے جاتے ہیں۔ اِن کے بغیر کوئی وصیّت قابلِ کارروائی نہیں۔ چندہ اعلانِ وصیت کی شرح تو پریس کے حالات کے ماتحت کم و بیش تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اور اس وقت قریباً دو سال سے اِس کی شرح چھ روپے پچاس پیسے مقرر ہے۔ اور یہ اُجرت ہوتی ہے اُن وصایا کی اشاعت کی جو سلسلہ کے دو اخبارات میں چھپتی ہیں۔

لیکن چندہ شرطِ اوّل کی شرح اگرچہ مقرر نہیں ہے تاہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مندرجہ الوصیّۃ میں یہ صراحت موجود ہے کہ ہر وصیّت کنندہ اِس کی ادائیگی اپنی حیثیت کے لحاظ سے کرے۔ اس مد میں داخل ہونے والی رقوم ضروریاتِ بہشتی مقبرہ میں صرف ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل کئی مرتبہ اخبار میں دی گئی ہے۔ امید ہے کہ وہ تفصیلات سیکرٹری صاحبان کے ذہنوں میں پورے طور پر مستحضر ہوں گی اس لئے تفصیلات کو چھوڑ کر سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں صرف اِس قدر گزارش ہے کہ ہر نئی وصیّت کے ساتھ لازماً چندہ شرطِ اوّل وصیت کنندہ کی حیثیت کے لحاظ سے اور چندہ اعلانِ وصیت مقررہ شرح سے چھ روپے پچاس پیسے وصول کر کے داخلِ خزانہ فرمایا کریں۔ وصیت کنندہ کی حیثیت کا اجمالی علم اوّل تو مقامی سیکرٹری وصایا کو عموماً ہوتا ہے۔ ورنہ وصیّت میں مندرجہ آمد اور جائیداد اس کا پتہ دے رہی ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحبان وصایا جماعت ہائے احمدیہ گنج مغل پورہ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ ربوہ۔ جھنگ۔ سیالکوٹ۔ سرگودہا۔ پشاور مع ملحقات اور بالخصوص مرکزی سیکرٹری صاحب جماعتِ احمدیہ کراچی کا میں ممنون ہوں جو وصیت کنندوں سے حتی الامکان اُن کی حیثیت کے لحاظ سے چندہ شرطِ اوّل وصول کر رہے ہیں۔ دوسری بڑی بڑی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان وصایا بھی اگر ضروریاتِ بہشتی مقبرہ کو خود سمجھ لیں۔ اور وصیت کرنے والوں کو بھی سمجھا دیں تو بہشتی مقبرہ کی التوا میں پڑی ہوئی ضروریات جلد سرانجام پذیر ہو سکتی ہیں۔ اس ضمن میں خاکسار کی تجویز ہے کہ اخباراتِ سلسلہ میں آئندہ شائع ہونے والی وصایا کا چندہ شرطِ اوّل بھی اُن میں درج کر دیا جایا کرے۔ اس طرح امید ہے کہ احباب یہ چندہ ادا کرتے وقت اپنی حیثیت کا لحاظ رکھیں گے۔

تعمیر مسجد اقصیٰ ربوہ کے لئے انجنیئر کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جامع مسجد کی تعمیر کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے۔ چنانچہ ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں تعمیر کے کام کی نگرانی کے لئے ایک تجربہ کار انجنیئر یا اوورسیئر وغیرہ کی ضرورت ہے جو کم از کم ایک سال تک یہ خدمت سرانجام دے سکے۔ خواہ وہ ریٹائرڈ ہو لیکن کام پوری دیانت داری اور ذمّہ داری کے ساتھ کرنے اور کروانے کی پوری طاقت رکھتے ہوں۔ یا کوئی ایسے دوست جو اتنے عرصہ کے لئے رخصت لے سکتے ہوں۔ خواہشمند دوست اِس اعلان کو پڑھتے ہی خاکسار کو فوری طور پر مطلع فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ضروری اور واجبی حق الخدمت پیش کیا جائے گا اور مرکزِ سلسلہ میں رہنے کی اور مسجد اقصیٰ کی تعمیر کرانے کی سعادت مزید برآں ہو گی۔ والسلام

خاکسار شیخ مبارک احمد
(سیکرٹری جامع مسجد کمیٹی۔ ربوہ)

عقیدۂ الوہیت مسیح کے دلائل کا تجزیہ

(مکرم آغا سیف اللہ خانصاحب بی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خان)

(۲)

۴۔ مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں بعض دفعہ یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ وہ ازل سے ہیں بیشتر اس سے کہ ابرا ھام پیدا ہوا میں ہوں یوحنا ۸/۵۸ اور پھر یہ بھی کہا کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اس جلال سے جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے اسپر کتاب "مسیح ابن اللہ" کے صفحہ ۸۳ - ۸۴ میں یوں استدلال کیا گیا ہے "کہ اگر اس کی ہستی بھی مثل ایک مخلوق کی ہستی کے محدود ہی ہوتی تو اپنی پیدائش کا مقدم ہونا بہ نسبت ابراہام کی پیدائش سے ایسے ہی لفظ سے بیان کرتا جو اسکی ہستی کے محدود ہونے پر دلالت کرتا . . . . اس جواب سے یہ ظاہر ہے کہ وہ اپنے ازلی و ابدی ہونے کی اگاہی کی خبر دیتا ہے . . . . یہ وہی عبارت ہے جس سے قادر مطلق نے اپنے تئیں موسٰے اور اسرائیلیوں پر قدیم زمانہ میں ظاہر کیا چنانچہ لکھا ہے کہ خداوند نے موسٰی سے کہا کہ میں وہ ہوں جو ہوں" عیسائیوں کے اس استدلال کا ہر پہلو ایک غلطی پر مبنی ہے نہ تو مسیح نے اپنے لئے کوئی ایسا لفظ استعمال کیا ہے جو اس کی ہستی کی ازلیت و ابدیت پر دلالت کرے نہ اپنی ذات کو اس نے "میں وہ ہوں جو ہوں" کہا اس قول میں سوائے اس کے کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح اپنی پیدائش جسمانی سے قبل موجود تھا۔ ان کا وجود کس رنگ میں تھا مسیح نے یہ ظاہر نہیں کیا۔ اس میں تو صرف یہ دعوٰے ہے کہ وہ ابراھیم وجود سے قبل موجود تھے اس سے ان کی ازلیت و ابدیت کیسے لازم آگئی۔ اگر اس بناء پر کوئی شخص اِلٰہ ہو سکتا ہے۔ تو اس کا اولین مصداق از روئے بائیبل ملک صدق سالم ہے لکھا ہے:۔

"یہ بے ماں بے باپ بے نسب نامہ ہے اسکی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر"

(عبرانیوں ۷/۳-۱)

حقیقت میں اس کا مفہوم فقط یہ ہے کہ حضرت مسیح اس جملہ میں یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ آپ کی بعثت اللہ تعالےٰ کے علم ازلی میں مقدر تھی۔

۵۔ عیسائی اس امر کے مدعی ہیں کہ مسیح بنی نوع کو ہمیشہ کی زندگی بخشنے والے ہیں یوحنا میں لکھا ہے:۔

اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گے اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں لے گا ۱۰/۲۸

انجیل وضاحت کرتی ہے کہ یہ اختیار مسیح کا ذاتی نہیں بلکہ خدا باپ کی طرف سے مسیح کو ودیعت کیا گیا تھا تاکہ وہ ان سب کو جنہیں اللہ نے اسے بخشا ہے ہمیشہ کی زندگی دے حضرت مسیح نے اپنی دعا میں اس کو تسلیم کیا ہے یوحنا ۱۷/۱ اور وہ ہمیشہ کی زندگی کیا ہے اس کی تعریف یہ ہے:۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"

یوحنا ۱۷/۳

گویا مسیح خدا تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیمات اور قوت قدسیہ سے لوگوں میں خدا کی توحید اور ایسا مستحکم ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ دنیاوی آزمائشوں میں ان کے قدم متزلزل نہ ہوں۔ پھر فرماتے ہیں جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے یوحنا ۶/۴۷ گویا مومن لوگوں کے لئے حضرت مسیح غیر متناہی روحانی درجات کا الٰہی وعدہ دیتے ہیں۔

۶۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح میں الوہیت کا سارا کمال بستا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ باپ کو پسند آیا کہ سارا کمال اس میں بسے کلسیوں ۱/۱۹ نیز ۲/۹ میں ہے کہ الوہیت کی ساری معموری اس میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ (الوہیت مسیح صفحہ ۶)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور وہ فطرتاً پاک ہے۔ لہٰذا جب وہ اطاعت الٰہی کے نتیجہ میں فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچتا ہے تو اس میں الٰہی صفات کا رنگ جھلکتا ہے۔ پس مسیح نے بھی جب اطاعت الٰہی کا جوا اپنی گردن میں ڈالا تو وہ کمال جو انسانیت کے لئے اس زمانہ میں اخذ کر لینا ممکن تھا وہ سب مسیح میں ظاہر ہوا اس لئے مسیح کو خدا کی صورت اسکے جلال کی رونق اور پرتو کہا گیا ہے۔ یہ تو ایک انعام خداوندی ہے جو مسیح کو اس کی نیکی اور اطاعت خداوندی کے نتیجہ میں خدائی منشاء اور اختیار سے ملا۔ اس کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پولوس رسول کی وہ دعا بھی دیکھیں جو وہ اپنے متبعین کے لئے مانگتا ہے وہ کہتا ہے:۔

"کہ تم خدا کے سارے کمال تک بھر جاؤ۔"

کیا جب ایماندار پولوس کی اس دعا کے نتیجہ میں خدا کے سارے کمال سے بھر جائیں گے تو خدا ہو جائیں گے؟ اگر نہیں . . . . . تو کیا یہ انصاف پسندی ہے کہ جب مسیح کے متعلق ایک قول آئے تو مسیح کو خدا مانیں لیکن اوروں کے متعلق وہی قول آئے تو وہ انسان کے انسان ہی رہیں

۷۔ مسیحی کتب میں الوہیت مسیح کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے کہ روز قیامت ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رومیوں ۱۴/۱۰-۱۱ چونکہ خدا عادل ہے لہٰذا مسیح خدا ہوا۔

(الوہیت مسیح صفحہ ۹۰)

نئے ایڈیشن میں اس حوالہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے ہم تو سب خدا کے تخت عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے چنانچہ یہ لکھا ہے خداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم ہے ہر ایک گھٹنا میرے آگے ٹکیگا اور ہر ایک زبان خدا کا اقرار کرے گی پس ہم میں سے ہر ایک خدا کو حساب دیگا

اناجیل ہمیں بتاتی ہیں کہ یہ عدالت کرنے کا اختیار خدا باپ کی طرف سے بیٹے کو بخشا گیا ہے یوحنا ۵/۲۲ اور یہ عدالت کا اختیار مسیح کو ابن اللہ ہونے کی بناء پر نہیں بخشا گیا بلکہ اس کی وجہ اس کا آدم زاد ہونا ہے لکھا ہے:۔ بلکہ اسے عدالت کرنے کا اختیار بخشا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے ۵/۲۷ یوحنا اعمال کی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اصل عدالت تو خدا ہی کرے گا ہاں مسیح انسان کے ذریعہ سے ۱۷/۳۱ ان سب اقوال کے مقابل حضرت مسیح نے الہام الٰہی سے خبر پا کر اپنے بعد ایک اور موعود ہستی کی بھی خبر دی ہے جسے آپ نے روح حق اور حکم وعدل قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ آ کر دنیا کو گناہ۔ راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا اور یہ وہ موعود ہستی ہے جس کے ذریعہ سے بنی اسرائیل سے روحانی بادشاہت اسی قوم میں منتقل ہو جائے گی جو اسکے پھل لائے گی۔ اور دانی ایل کی کتاب میں اسکی مملکت کو لازوال قرار دیا گیا ہے دانی ایل ۲/۴۴ پس مسیح کی عدالت فقط اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے تھی نہ کہ تمام جہانوں کے لئے اور روز محشر جب عدالت کا میزان رکھا جائے گا تو وہ صرف اپنی قوم کے مقابل گواہی دے کر خدائی عدالت کا وسیلہ بنیں گے۔

۸۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح لا متبدل ہے اور ہمیشہ یکساں ہے۔ بے تبدیل خدا تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ لہٰذا مسیح خدا ہوا اسکے ثبوت میں مکتوب پولس سے عبرانیوں ۱۳/۸ کا یہ جملہ پیش کیا جاتا ہے یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے بے تبدیلی کی صفت کا اطلاق متفرق مقامات پر متفرق معانی پر ہوتا ہے یہ اصول ہی غلط ہے کہ بے تبدیل ہونا الوہیت کا خاصہ ہے یہ ضروری نہیں کہ ذات الٰہی کے سوا کوئی کسی معنی میں بھی بے تبدیل نہ ہو۔ عیسائی حضرات کو یہ مسلم ہے کہ خدا کی شریعت بے تبدیل ہے قانون اخلاق بے تبدیل ہے۔ نیکی بدی کی سزا میں کوئی تبدیلی نہیں اصل پوری آیت یوں ہے۔ یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے مختلف اور بیگانہ تعلیموں کے سبب سے بھٹکتے نہ پھرو — اس جملہ پر معمولی تدبر سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع سے مراد مسیحی تعلیمات ہیں اور پولوس اپنے متبعین کو یہ تلقین کر رہا ہے یسوع کی تعلیمات حق ہیں اور شک و شبہ سے بالا جبکہ اسکے مقابل بت پرستوں اور مسیح کے منکرین کی تعلیمات ہوائے نفس کی تابع ہیں اور وہ اپنی خواہشات کی تکمیل میں اپنی تعلیمات میں رد و بدل کرتے رہتے ہیں اور دنیاوی فوائد کی خاطر احکام شریعت کو مختلف معانی پہناتے رہتے ہیں۔ جیسے کہ دنیا طلب فقیہوں اور فریسیوں کا قاعدہ تھا۔ انجیل میں بعض اوقات شریعت کو بھی اسکے شارع کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ لوقا میں مسیح کا اپنا قول درج ہے — "کہ ان کے پاس موسٰی اور انبیاء ہیں چاہیئے کہ ان کی سنیں۔" ۱۶/۲۹

اناجیل اور لعبہ اس پر شاہد ناطق ہیں کہ مسیح ان تمام تبدیلیوں کے تابع تھے جو مخلوق میں موجود اور فطرت انسانی کو لازم ہیں مسیح پیدا ہوا پروان چڑھا۔ شدید مصائب کا سامنا ہوا۔ خوشی، غمی اور عسر و یسر کی حالتیں انہیں لاحق تھیں۔ مرے اور دفن ہوئے کیا ان تمام امور کی موجودگی میں مسیحؑ کو ذات خداوندی کی طرح بے تبدیل کہا جا سکتا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا — میری والدہ صاحبہ بر منگھم میں سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رضیہ محمود ربوہ)

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰/- بیس روپے

اعلانات برائے توجہ لجنات

۱۔ لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کا چھٹا پارہ اور کتاب تجلیات الٰہیہ کا امتحان ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ہوگا۔

تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے درکار ہیں۔ پہلے ہمارا یہ طریق رہا ہے کہ ہر لجنہ کو خود ہی پرچے بھجوا دیتے تھے۔ لیکن اس طرح امتحان دینے کی صورت میں بہت سا پرچہ ضائع ہو جاتا تھا۔ اب صرف ان لجنات کو پرچے بھجوائے جائیں گے اور اتنی ہی تعداد میں بھجوائے جائیں گے۔ جس تعداد سے لجنات اطلاع دیں گی لجنات کو یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ سالانہ کام میں مختلف شعبہ جات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ کہ کس لجنہ سے کتنی ممبرات مرکزی امتحانوں میں شامل ہوئیں۔

۲۔ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر میں منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اجتماع کا چندہ ۵۰ پیسے سالانہ فی ممبر کے حساب سے جلد از جلد بھجوا دیں۔

ہمارے پاس تمام لجنات کی ممبرات کی صحیح تعداد موجود ہے۔ ہم اس تعداد سے موازنہ کر کے دیکھ لیں گے کہ کس لجنہ کی طرف سے سو فیصدی ممبرات کے حساب سے چندہ ادا ہونے سے رہ گیا ہے۔

۳۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تمام تجاویز ۱۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانا چاہئیں۔ دیر سے آنے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۴۔ ہمارا لجنہ کا مالی سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ اور ہمیں ستمبر کے آخر میں سارے سال کے حسابات مکمل کرنا ہوتے ہیں۔ اس لئے سب لجنات کو چاہیئے کہ ستمبر کا چندہ شروع ستمبر سے ہی اکٹھا کرنا شروع کر دیں اور ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہمیں بھجوا دیں۔ تاکہ آپ کا چندہ اسی سال میں شمار ہونے سے رہ نہ جائے۔

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ہوگا۔ چھوٹے گروپ یعنی ۸ سے ۱۱ سال تک کی بچیوں کے لئے راہ ایمان حصہ اول کا امتحان ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے پہلا سیپارہ نصف باترجمہ اور کتاب راہ ایمان مکمل کا امتحان ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے تشحیذ الاذہان کا مطالعہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ناصرات کی سکرٹریوں کو یہ پرچہ منگوانا چاہیئے۔ اور بچیاں اس کا مطالعہ جاری رکھیں اجتماع کے موقعہ پر اس میں سے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔

اس دفعہ صرف ان ناصرات کو پرچے بھجوائے جائیں گے اور اتنی تعداد میں بھجوائے جائیں گے۔ جس تعداد میں ہمیں سیکرٹریاں ناصرات اطلاع دیں گی۔ جو سیکرٹریاں ناصرات پرچے منگوائیں وہ یہ وضاحت بھی ساتھ کر دیں کہ بڑے گروپ کو کتنا پرچہ درکار ہے اور چھوٹے گروپ کا کتنا۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلانات

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد انڈسٹریل سکول ربوہ چار ستمبر کو کھلے گا۔ تمام طالبات پہنچ جائیں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں ایک کیس میں ماخوذ ہوں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظہیر الدین از شیخوپورہ)

۲۔ میرے والد صاحب عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(سید علی محمود حفظہ اللہ لاہور)

۳۔ میری بیوی کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے (مسعود رحمت اللہ عفی عنہ ربوہ)

۴۔ میری بہو رضیہ سلطانہ کو پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ میری بیٹی حمیدہ بیگم کو بھی پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (فتح الدین گجرات شہر)

۵۔ برادرم مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب صدر قانونگو بی نے محکمانہ ترقی (تحصیلداری) کے لئے انٹرویو دیا ہوا ہے۔ احباب ان کی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اصغر قمر ربوہ)

۶۔ مرزا محمد یوسف صاحب اعوانی کرد دی اور مشہدی سر درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار بھی ایک ماہ سے بیمار ہے اور احباب کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ (خاکسار آغا محمد عبدالرحیم ماڈل ٹاؤن لاہور)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور

تین سالہ انجینئرنگ ڈپلومہ کورس (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل (۳) سول اور سروے کلاس (۴) آٹو اور ڈیزل (۵) ریڈیو اینڈ الیکٹرونکس (۶) ریفریجریشن ایئرکنڈیشننگ (۷) ڈرافٹنگ اینڈ ڈیزائننگ اینڈ ٹیکنالوجیز۔ قابلیت: میٹرک (مضامین: ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ ڈرائنگ) درخواست کی آخری تاریخ ۳/۹/۶۶ بنام پرنسپل (محمد منیر) درخواست کا فارم انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے بلاقیمت۔

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک سکول خیرپور میرس

تین سالہ ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواست وصولی کی آخری تاریخ میں ۳۱ اگست تک توسیع کر دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لیہ ضلع مظفرگڑھ

مجوزہ فارم پر درخواست برائے داخلہ فرسٹ ایئر (سی کام) دن/رات ۲۔ سیکرٹریل پریکٹس سٹینوگرافی کی آخری تاریخ ۴ ستمبر۔ داخلہ کے لئے ٹیوشن دن کی کلاس ۴/- رات کی ۳/- مستحق طلباء کو گورنمنٹ سکالرشپ فارم پرنسپل کے دفتر سے۔ قابلیت: میٹرک یا اس کے برابر۔ میٹرک کا اصل یا پروویژنل سرٹیفکیٹ و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

برائے تیاری ویٹنگ لسٹ کلرک درجہ دوم سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور

درخواست مجوزہ فارم پر (سکیل ۱۸۰-۱۰-۲۶۰/۱۰-۳۰۰/۱۲-۳۶۰) مع دیگر الاؤنسز جو وقتاً فوقتاً منظور ہوں۔ کم از کم قابلیت میٹرک فرسٹ ڈویژن عمر برائے میٹرک ۱/۹/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۲ اور برائے گریجوایٹ ۲۵ سال۔ فارم سٹیٹ بنک آف پاکستان کی قریبی برانچ سے۔ امیدوار دن سٹیٹ بنک آف پاکستان نابھہ روڈ لاہور برائے انٹرویو و تحریری ٹسٹ ۵/۹/۶۶ کو اپنے خرچ پر پیش ہوں گے درخواست کی آخری تاریخ ۵/۹/۶۶۔

ہیلی کالج آف کامرس لاہور

سی کام میں داخلہ کے لئے درخواست مجوزہ فارم پر ۱-۹-۶۶ تک۔ انٹرویو ۱۰/۹/۶۶ پانچ بجے شام فارم اور پراسپکٹس کالج کے دفتر سے۔ قابلیت: میٹرک

میرین اکاڈمی۔ چٹاگانگ

عمر ۱/۹/۶۶ کو ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ قابلیت: انٹر سائنس مع ریاضی۔ فزکس۔ مجموعی نمبروں سے ۵۰ فیصدی یا زائد نمبر لینے والے درخواست دے سکتے ہیں یا سینئر کیمبرج مقام انٹرویو جس کے لئے سفر خرچ نہیں ملے گا۔ بتاریخ ۲۹/۹/۶۶۔ نیول بیس ہیڈکوارٹرز چٹاگانگ ۲۔ پاکستان نیول ٹرانزٹ کیمپ ایسکاٹن گارڈن روڈ۔ رمنہ۔ ڈھاکہ تاریخ ۱/۹/۶۶ ۳۔ نیول ریکروٹنگ آفس ۴۴ دی ننگٹن مال لاہور چھاؤنی۔ بتاریخ ۶/۹/۶۶۔ ۴۔ بتاریخ ۱۲/۹/۶۶۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پورٹس اینڈ شپنگ سمرسٹ ہاؤس سمرسٹ سٹریٹ کراچی۔ سائنس کے نمبروں کے شیٹ اور میٹرک کا سرٹیفکیٹ سپیکنگ بورڈ کے سامنے پیش کرنے ہوں گے۔ فارم وغیرہ اکاڈمی پوسٹ بکس ۱۵۷ چٹاگانگ سے ۴ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر اور اپنے پتہ کا لفافہ ۹×۴ بھیجکر یا انٹرویو کے موقع پر بورڈ سے حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم)

طاقت و شباب کے لئے
سپیشل کورس مکمل۔ دس روپے
تجربہ کے لئے آزمائشی کورس ایک روپیہ
ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزودی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۳۵۵
۲۲/۷/۶۶

مَیں شریفہ بی بی زوجہ عالم دین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد موجودہ مندرجہ ذیل ہے اسکے علاوہ کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے۔ حق مہر ۳۲/- روپیہ بذمہ خاوند ہے نیز ۱۰۰/- روپیہ نقد ہے۔ مَیں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا شریفہ بی بی اہلیہ عالم دین محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شدہ: سراج الدین صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد: حبیب اللہ شاد سیکرٹری مال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل ۱۸۳۵۶
۲۵/۶/۶۶

مَیں عبداللطیف انیس ولد میاں عبدالکریم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۱۶۰/- روپے ہے مَیں تازیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کمی بیشی کے مطابق داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: عبداللطیف انیس دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ حال لکڑوال ضلع میانوالی۔

گواہ شد: عبدالقدیر مدرس ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ ۲۸/۶/۶۶

گواہ شد: محمد ابراہیم صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل ۱۸۳۵۷
۲۱/۷/۶۶

مَیں صدیقہ علیمہ بنت حاجی چوہدری محمد رمضان قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ر جولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مَیں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں اور اس وقت مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتا ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ سمجھی جائے گی۔

الامۃ: صدیقہ علیمہ بنت حاجی چوہدری محمد رمضان۔

گواہ شد: محمد رمضان والد صدیقہ علیمہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد: محمد ارشد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔

مسل ۱۸۳۵۸
۶/۴/۶۶

مَیں مبارکہ بیگم بنت حکیم محمد جمیل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں صرف چار صد روپیہ کا زیور ہے۔ یعنی طلائی چوڑیاں اور انگشتری جس کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ۴۰/- روپیہ اس وقت جمع کراتی ہوں۔ دیگر مَیں بطور لیڈی ہیلتھ وزیٹر سرکاری ملازم ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۳۱۰/- روپیہ ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ میں باقاعدہ جمع کراتی رہوں گی۔ علیٰ ہذا جوں جوں تنخواہ میں ترقی ہوگی باقاعدہ دسواں حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ میری یہ وصیت یکم جون ۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔ نیز میری یہ وصیت میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر حاوی ہوگی۔

الامۃ: مبارکہ جمیل بنت حکیم محمد جمیل ۱/۶/۶۶

گواہ شد: حکیم محمد جمیل والد موصیہ مکان ۱۳۸/۷ بوہڑ بازار راولپنڈی۔

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا راولپنڈی۔

مسل ۱۸۳۵۹
۵/۳/۶۶

مَیں مودودہ طلعت ایم۔ اے بنت بشیر احمد بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

۱۔ چھ عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی ۷۳۲/- روپے۔ مَیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: مودودہ طلعت بنت قاضی بشیر احمد بھٹی۔ احمد کمرشل کالج راولپنڈی۔

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا راولپنڈی۔

گواہ شد: رشید احمد برادر معتمد خدام الاحمدیہ راولپنڈی۔

مسل ۱۸۳۶۰
۳۰/۵/۶۶

مَیں سید محمد اسحٰق عارف ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید ترمذی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ جس کا نصف پنشن ہے۔ جو ہر تیسرے ماہ ملتی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- محمد اسحٰق عارف بقلم خود معرفت مسجد نور راولپنڈی۔

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا راولپنڈی۔

گواہ شد:- قاضی محمد نذیر ولد محمد حنیف مرحوم آریہ محلہ راولپنڈی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اُس کی ایک صفت رحیمیت بھی ہے

رحیمیت کے معنے ہیں کہ تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور خدا اس کا غیر منتہی نتیجہ پیدا کرتا ہے

: فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

"اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اس کی صفات میں سے ایک صفت رحیمیت کی ہے۔ اور رحیمیت کے معنے یہ ہیں کہ تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور غیر منتہی نتیجہ خدا پیدا کرتا ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے روٹی کھانے کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ پیٹ بھر جاتا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں خون پیدا ہوتا ہے جو پھیلوں اور سالوں انسانی جسم میں کام کرتا ہے۔ اسی خون سے اس کے دماغ کو طاقت ملتی ہے اسکی نظر کو طاقت ملتی ہے۔ اس کے ذہن کو طاقت ملتی ہے۔ اس کے کانوں کو طاقت ملتی ہے جو مہینوں اور سالوں اس کے کام آتی ہے اور پھر وہ کام مہینوں اور سالوں تک مزید نتائج پیدا کرتے ہیں پھر اسی میں سے نطفہ پیدا ہوتا ہے جس سے اسکی نسل پیدا ہوتی۔ پھر اسی نسل سے اگلی نسل اور اگلی نسل سے اور اگلی نسل پیدا ہوتی ہے۔ گویا ایک فعل تواتر سے نتائج پیدا کرتا ہے یہ رحیمیت ہے اگر دنیا میں صرف یہی سلسلہ ہوتا کہ جب کوئی شخص کام کرتا تو اُسی وقت اس کا ایک نتیجہ پیدا ہو جاتا۔ تو ہم اس کو بدلہ تو کہہ سکتے تھے جیسے مزدور مزدوری کرتا ہے تو اپنی اجرت لے لیتا ہے۔ مگر ہم اسے رحیمیت نہیں کہہ سکتے تھے۔ رحیمیت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پنشن ہوتی ہے لوگ ملازمت کرتے ہیں تو انہیں اس کا بھی ایک بدلہ مل رہا ہوتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اُن کے کھاتے میں یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ آئندہ اس کام کا متواتر نتیجہ پیدا ہوگا یہ چیز ہے جو رحیمیت کے مشابہ ہے یعنی کام کا بدلہ نقد ہی نہیں ملا بلکہ آئندہ کے لئے اور نیک نتائج کی بنیاد بھی ساتھ ہی رکھ دی گئی۔

غرض رحیمیت میں تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے۔ اور غیر منتہی نتیجہ خدا تعالےٰ پیدا کرتا ہے۔ اور اگر انسان کو یہ نظر آ جائے کہ مجھے میرے اعمال کی جو جزا ملنے والی ہے وہ میرے اعمال کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوگی تو انسان طبعی طور پر چاہے گا کہ وہ خدا کے ارشاد کے مطابق اعمال کو بجالائے۔ تاکہ اُسے اس کے اعمال کا غیر محدود بدلہ ملتا جائے اور جب انسان کو اچھی طرح یہ سمجھ آ جاتا ہے اور اس پر یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ جب جزاء دیتا ہے تو متواتر دیتا چلا جاتا ہے۔ تو وہ اپنے اندر ایک خوشی اور لذت کی لہر محسوس کرتا اور نیک اعمال کے بجالانے میں بہت زیادہ جدوجہد کرتا ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود جزاء سے حصہ لے سکے۔

قرآن کریم نے متعدد مقامات پر اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ مومنوں کے اعمال کا بدلہ ان کے اعمال سے بہت بڑھ کر ہوگا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

(سورۃ تین)

کہ وہ لوگ جو مومن ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں ان کو نہ کٹنے والا انعام ملے گا پھر فرمایا:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ
عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(الانعام ع ۲۰)

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ایک نیک عمل کے بدلہ میں دس گنا اجر ملے گا۔ بہر حال عمل سے بڑھ کر جزا ہوگی۔"

(تفسیر کبیر ص ۵۲)

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۵۔ اگست۔ بھارت اور روس کے باہمی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اور دونوں ملکوں میں تلخی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بھارتی حکومت روس سے اس بات پر سخت ناراض ہے کہ وہ پاکستان کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ دوسری طرف روسیوں کو شکایت ہے کہ بھارت امریکہ کا آلۂ کار بن چکا ہے۔

ماسکو میں مقیم بہت سے بھارتی اخبار نویسوں نے باہمی تعلقات کی اس تلخی کو محسوس کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اخبارات کو جو خبریں ارسال کی ہیں ان کے مطابق مسز اندرا گاندھی اور حکمران جماعت کانگریس کے صدر مسٹر کامراج کے حالیہ دوروں کے باوجود صورت حال سنبھل نہیں سکی۔ اور باہمی تعلقات کے سلسلہ میں غیر یقینی سی فضا بدستور موجود ہے۔ دونوں ملک ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے گریز کرتے ہیں اور خیال ہے کہ مستقبل میں یہ حالت برقرار رہے گی۔

ان اخبار نویسوں کا کہنا ہے کہ پچھلے چند ہفتوں میں عدم اعتماد اور شک وشبہ کی جو فضا پیدا ہو گئی ہے اس کے بہتر ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی۔

جکارتہ ۲۵۔ اگست۔ انڈونیشی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی کہ صدر سوکارنو آئندہ ماہ یورپ کا دورہ کریں گے وہ ان افواہوں پر تبصرہ کر رہے تھے کہ صدر سوکارنو آئندہ مہینہ ۲ ماہ کی چھٹی پر جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں جو کچھ کہا جا رہا ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ترجمان نے کہا کہ صدر سوکارنو علاج یا کسی اور وجہ سے ملک سے باہر نہیں جا رہے

ادھر ملک کی سب سے زیادہ طاقتور سیاسی جماعت "نیشنلسٹ" پارٹی نے صدر سوکارنو کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور طلبہ کو خبردار کیا ہے کہ صدر سوکارنو کے خلاف مظاہرے برداشت نہیں کئے جائیں گے۔

انقرہ ۲۵ اگست:۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں کے دوران مشرقی ترکی میں زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں جو معمولی نوعیت کے تھے۔ ارض روم میں کل سات مرتبہ زلزلہ آیا۔ شہر وارتو کے جنوب میں زلزلہ سے پہاڑ پھٹ گئے اور چٹانیں وادی میں گر گئیں جس سے راستہ بند ہو گیا۔ زلزلے سے متاثر ہونے والے دیہات اور شہروں میں ملبے سے لاشیں نکالنے کا کام جاری ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ملبے کے نیچے بہت سے افراد زندہ دبے ہوئے ہیں سب سے زیادہ تباہی وارتو شہر میں ہوئی ہے یہ شہر پیوند زمین ہو گیا ہے۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں ان کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے

کوئٹہ ۲۵۔ اگست:۔ دوپہر کے قریب ضلع لورالائی کی تحصیل دکی میں ہولناک زلزلہ آیا۔ اس زلزلہ کی اطلاع ڈپٹی کمشنر نے ٹیلی فون پر دی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

کومیلا ۲۵۔ اگست:۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے بتایا ہے کہ صوبے کی دو جدید ترین اسلحہ ساز فیکٹریوں کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے شروع ہو چکا ہے انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کی قیادت میں موجودہ حکومت مشرقی پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے یہاں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے اور ملک کی دفاعی ضروریات خصوصاً مشرقی پاکستان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی:۔ ۲۵۔ اگست:۔ کل میسور اور مہاراشٹر کے سرحدی جھگڑے کے نتیجہ میں بمبئی میں زبردست ہنگامے ہوئے تیس ہزار سے زائد مظاہرین نے سیکرٹریٹ کو گھیر لیا اور سرکاری ملازموں کو کام پر جانے سے روک دیا۔ شہر کے کچھ نواحی علاقوں میں ریلوں کا نظام بھی معطل کر دیا گیا۔ پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں اور ساڑھے آٹھ سو افراد گرفتار کر لئے گئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جھڑپوں میں کتنے افراد زخمی ہوئے۔

لاہور ۲۵۔ اگست:۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے جنگ سے متاثرہ ایسے افراد کو جن کے چیک ابھی تک کیش نہیں ہوئے ہیں ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے چیک علاقہ کے سیکٹر افسر کو ۳۰ اگست تک دوبارہ توثیق کے لئے پیش کر دیں۔ ایسے سرکاری ملازمین یا مسلح افواج کے افراد جو ذاتی طور پر سیکٹر افسر کے سامنے پیش نہیں ہو سکتے وہ اس سلسلہ میں اپنے نمائندے مقرر کر سکتے ہیں ڈپٹی کمشنر نے کہا ہے کہ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی بھی چیک قبول نہیں کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷